ایمان اور اسلام

مولانا امین احسن اصلاحی مدظلہٗ

برصغیر ہند و پاک کے مشہور عالم دین، فکر فراہی کے ترجمان اوّل اور اس صدی کے عظیم مفسرِ قرآن مولانا امین احسن اصلاحی مدظلہٗ نے خاص طور پر ہماری گذارش پر یہ مضمون مجلہ علوم القرآن کے لئے ارسال فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کا سایہ تادیر قائم رکھے اور امت کو ان کے افکار عالیہ سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کا موقعہ ملے۔ مجلہ علوم القرآن میں انشاء اللہ مولانا محترم کے افادات کا سلسلہ جاری رہے گا۔ (م۔م)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کی جامع تعبیر ایمان اور اسلام کے دو لفظوں سے کی گئی ہے۔ یہ دونوں لفظ اگرچہ عام استعمال میں ایک دوسرے کے قائم مقام کے طور پر بھی آتے ہیں۔ اس لئے کہ حقیقت کے اعتبار سے دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ حقیقی ایمان کے لئے لازم ہے کہ اس کے ساتھ اسلام بھی پایا جائے۔ اسی طرح حقیقی اسلام کے لئے شرط ہے کہ اس کے ساتھ ایمان بھی ہو۔ اگر ایمان موجود نہ ہو اور اسلام کا دعویٰ کیا جائے تو وہ منافقانہ اسلام ہے جس کا حقیقت کی میزان میں کوئی وزن نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی ایمان کا مدعی ہے۔ لیکن اسلام سے عاری ہے تو اس کا دعوائے ایمان محض ادعا ہے جس کا شریعت میں کوئی اعتبار نہیں۔

ایمان اور اسلام لازم و ملزوم ہیں

اس اشتراک اور لزوم کے باوجود دونوں میں ایک بنیادی فرق ہے۔ وہ یہ کہ ایمان کا تعلق اصلاً ان بنیادی عقائد اور اساسی کلیات کے اعتقاد و اقرار سے ہے جن سے دین کی تمام شاخیں پھوٹتی ہیں اور اسلام کا اطلاق اصلاً ان عبادات، احکام اور قوانین کی اطاعت اور فرماں برداری پر ہوتا ہے جو ایمان کے مقتضیات کے طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کی طرف سے دیئے گئے

ں۔ اس پہلو سے کہہ سکتے ہیں کہ ایمان کا تعلق عقائد سے اور اسلام کا تعلق اعمال سے ہے۔ لیکن ن کے درمیان یہ فرق محض علمی دائرہ میں ہے۔ ایک مومن کی زندگی میں یہ دونوں باہم مل کر وجود پذیر ہوتے یں اور اسی وقت تک قائم رہتے ہیں جب تک یہ باہم مربوط رہیں۔ اگر ان میں جدائی ہو جائے تو دونوں ی باہم معدوم ہو جاتے ہیں۔

یک عام غلط فہمی کا ازالہ :

اس زمانے میں لوگوں کے اندر یہ گمراہی بہت عام ہے کہ وہ نجات کے لئے صرف چند باتوں یمان لینا کافی سمجھتے ہیں۔ اعمال و اخلاق کو کوئی اہمیت نہیں دیتے یا اتنی اہمیت نہیں دیتے کہ اس نجات کو منحصر سمجھیں۔ یہ گمراہی پہلے صرف چند فرقوں میں محدود تھی، لیکن اس زمانے میں وہ ہماری ثریت کا دین بن گئی ہے، یہاں تک کہ اب اس کے خلاف کچھ کہنا بھی آسان نہیں رہا۔ افسوس ہے کہ یہ بات جتنی ہی عام اور مقبول ہے اتنی ہی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کے خلاف ہے۔ قرآن میں 'آمنوا' کے ساتھ 'وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ' اس اہتمام و التزام کے ساتھ آتا ہے کہ علوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں اور ہر مومن کے ایمان کا یہ لازمی تقاضا ہے کہ اس سے عمال صالحہ وجود پذیر ہوں۔ مثلاً فرمایا ہے :

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ	مومن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل دہل جائیں اور جب اس کی آیتیں ان کو سنائی جائیں تو وہ ان کے ایمان میں اضافہ کریں اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھیں جو نماز کا اہتمام کریں اور اس مال میں سے جو ہم نے ان کو بخشا ہے، خرچ کریں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں۔

(الانفال - ٨ : ٢-٤)

قرآن نے ایمان کو ایک ایسے مثمر درخت سے تشبیہ دی ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری ی ہوئی اور اس کی شاخیں فضا میں پھیلی ہوئی ہوں اور وہ برابر ہر موسم میں ثمر بار ی